سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳ راگست بوقت ۸ بجے صبح

پرسوں اور کل حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی رات ۱۱ بجے نیند آئی۔ نزلہ کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھُمَّ آمین

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ منٹگمری نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ وہ بہت بیمار ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مکرم چوہدری صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

مجالس انصار اللہ جائزہ لیں

انصار اللہ کو علم ہے کہ ہمارے مالی سال کا نصف گزر چکا ہے۔ اس لئے ہمارے بجٹ آمد کا نصف لازمی طور پر وصول ہو جانا چاہیئے تھا۔ زعماء اور عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں اس بات کا جائزہ لیں کہ ان کے بجٹ کے مقابلہ پر نصف چندہ وصول ہو کر مرکز میں پہنچ چکا ہے یا نہیں۔ اگر اس میں کسی وجہ سے کمی رہ گئی ہو تو اسے جلد پورا کرنے کی تدبیر کی جائے یہ نہایت ضروری ہے۔

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشّان برکات اور حیرت انگیز تاثیرات کا زبردست ثبوت

آپ نے صحابہؓ کی ایسی صادق اور وفادار جماعت تیار کی جنہوں نے آپ کے لئے وطن چھوڑے اور جانیں تک قربان کر دیں

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو جماعت تیار کی تھی وہ ایسی صادق اور وفادار جماعت تھی کہ انہوں نے آپ کے لئے جانیں دے دیں، وطن چھوڑ دیئے، عزیزوں اور رشتہ داروں کو چھوڑ دیا، غرض آپ کے لئے کسی چیز کی پرواہ نہ کی۔ یہ کیسی زبردست تاثیر تھی۔ اس تاثیر کا بھی مخالفوں نے اقرار کیا ہے۔ پھر آپ کی تاثیرات کا سلسلہ بند نہیں ہوا بلکہ اب تک وہ چلی جاتی ہیں۔ قرآن شریف کی تعلیم میں وہی اثر وہی برکات اب بھی موجود ہیں اور پھر تاثیر کا ایک اور بھی نمونہ قابلِ ذکر ہے۔ انجیل کا کہیں پتہ نہیں لگتا۔ خود عیسائیوں کو اس امر میں مشکلات ہیں کہ اصل انجیل کونسی ہے اور وہ کس زبان میں تھی اور کہاں ہے۔ مگر قرآن شریف کی برابر حفاظت ہوتی چلی آئی ہے ایک لفظ اور نقطہ تک اس کا اِدھر اُدھر نہیں ہو سکتا۔ اس قدر حفاظت ہوئی ہے کہ ہزاروں لاکھوں حافظ قرآن شریف کے ہر ملک اور ہر قوم میں موجود ہیں، جن میں باہم اتفاق ہے، ہمیشہ یاد کرتے اور سناتے ہیں اب بتاؤ کہ کیا یہ آپ کے برکات اور زندہ برکات نہیں ہیں اور کیا ان سے آپ کی حیات ثابت نہیں ہوتی۔" (الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء)

اراکین مجالس خدام الاحمدیہ ضلع جہلم کے لئے ایک ضروری اعلان

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع جہلم کی چوتھی تربیتی کلاس ۷، ۸، ۹، ۱۰ اگست ۱۹۶۴ء کو دوالمیال میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس کلاس کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ فرمائیں گے۔ علاوہ ازیں مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری اور مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ بھی اس کلاس سے خطاب فرمائیں گے۔ اور انشاء اللہ العزیز محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ اختتامی خطاب سے نوازیں گے۔

ضلع جہلم کی جملہ مجالس سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کلاس میں شامل ہوں۔

(قائد ضلع مجالس خدام الاحمدیہ جہلم)

مجالس انصار اللہ ضلع جہلم کا تربیتی اجتماع

ضلع جہلم کی مجالس انصار اللہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۸ راگست تا ۱۰ راگست ۱۹۶۴ء کو جہلم شہر میں ان کا تربیتی اجتماع منعقد ہوگا انشاء اللہ۔ اجتماع کا پروگرام انشاء اللہ العزیز ۸ راگست بعد نماز مغرب شروع ہو کر ۱۰ راگست صبح ۷ بجے تک جاری رہے گا۔

مرکز سے علمائے کرام کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بھی شمولیت فرمائیں گے۔ دوستوں سے گزارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر مستفیض ہوں۔

(قائد تعلیم مجالس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷۔ اگست ۶۲ء

مذہب اور سیاست

ایک دینی ہفت روزہ کا ایک اداراتی نوٹ بجنسہٖ ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

"اسلام میں مذہب اور سیاست زندگی کے دو مختلف اور ایک دوسرے سے متصادم شعبے نہیں۔ زندگی کو کاٹ کر مختلف حصوں ٹکڑوں اور شعبوں میں تقسیم کر دینا مغرب ہی کا شیدہ ہے اسلام ایک خدا کی مخلوق کو ایک وحدت سمجھتا اور اس کے ہر مسئلے کو اجتماعی انداز میں حل کرنے کا داعی ہے اس لئے اسلام کے نزدیک زندگی کی شعبہ وار تقسیم مستحسن نہیں۔ اس نقطۂ نظر سے حضرات علمائے کرام کا یہ ارادہ کہ وہ سیاست میں حصہ لیں گے اور انتخابات لڑ کر ملکی معاملات میں دخیل ہونے کی کوشش کریں گے کسی طور تعجب انگیز نہیں سمجھا جائے گا۔ جمعیتہ المسلمین کی طرف سے اس ارادے کا اظہار ہوا ہے اور مولانا محمد عمر اچھروی نے عوام سے اپیل کی ہے کہ ملک میں اسلامی حکومت کے قیام کے لئے علمائے کرام کو ووٹ دے کر کامیاب بنائیں۔

جہاں تک نظریات کا تعلق ہے یہ بڑی معقول بات ہے۔ ہم نے ملک میں اسلام کو رائج کرنے کا شور تو بہت مچایا لیکن اسے رائج کرنے کی عملی کوشش نہیں کی۔ علمائے کرام کا ملکی سیاسیات میں تشریف لانا اس نقطہ نظر سے خاصا امید افزا سمجھا جائے گا اور نظری طور پر یہ خیال قائم ہو سکے گا کہ ان حضرات کی وجہ سے وہ دیرینہ مطالبہ پورا ہو جائے گا جو متعدد حکومتوں کی الٹ پھیر کے باوجود پورا نہ ہو سکا۔ لیکن عملی سیاست بہرحال عملی ہوتی ہے اور اسے محض تقریروں یا نظریات سے نہیں چلایا جا سکتا۔ اس لئے اس موضوع پر غور کرتے وقت ہمیں بعض حقائق کا بھی مقابلہ کرنا ہو گا۔ مثلاً پہلی سوچنے کی بات یہ ہو گی کہ ملکی معاملات میں دخیل ہونے کی آرزو کرنے والے علماء اپنے اندرونی جھگڑوں کو چکا کر اس میدان میں تشریف لا رہے ہیں یا اسمبلیوں کے ایوان بریلوی، دیوبندی۔ اہل حدیث شیعہ اور سنی اور اسی قسم کے دوسرے فروعی مسائل کے "مناظراتی" اکھاڑے تشرار پائیں گے۔ فی الحال جن علماء کی طرف سے یہ اعلانات ہوئے ہیں وہ بریلوی مدرسۂ فکر سے متعلق ہیں اور مولانا محمد عمر اچھروی تو "بین المسلمین مناظروں" کے کئی میدانوں کے "فاتح" بھی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ سمجھنا ذرا مشکل معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے مدرسہ ہائے فکر کا ردِ عمل کیا ہو گا اور ان کے نزدیک ان حضرات کی کامیابی اسلامی نظریات کی کامیابی ہو گی یا عقائد کے ایک محدود گروہ کی۔ علمائے کرام کا سیاست میں تشریف لانا یقیناً باعثِ برکت ہو سکتا ہے لیکن اس کے ساتھ ایک کڑی شرط یہ ہے کہ علمائے کرام محدود عقائد کے علمبردار بن کر نہ آئیں بلکہ اسلام کے نام لیوا ہوں اور ان کی کامیابی محدود عقائد کی نہیں بلکہ پورے اسلام کی کامیابی سمجھی جائے۔"

(شہاب ۶/۶۲-۲۸ صـ۳)

اسلام میں مذہب اور سیاست زندگی کے دو مختلف اور ایک دوسرے سے متصادم شعبے نہیں۔ اسی طرح ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ طب اور مذہب زندگی کے دو مختلف اور ایک دوسرے سے متصادم شعبے نہیں۔ اسی طرح یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ جوتے گانٹھنے کا کام اور مذہب زندگی کے دو مختلف اور ایک دوسرے سے متصادم شعبے نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اسلام جس طرح ایک موچی۔ ایک حکومتی کارکن اور ایک طبیب سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مذہب کے اصولوں کی پابندی کرے اسی طرح وہ دین کے علم کے ماہرین سے توقع رکھتا ہے کہ وہ اسلام کے اصولوں کی پابندی کریں اور اسی طرح وہ ایک سیاستدان سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ اسلامی اصولوں کو فراموش نہ کرے۔ تاہم زندگی کے مختلف شعبہ جات جہاں اسلام سے متصادم نہیں وہاں وہ ایک دوسرے سے ضرور مختلف ہیں۔ ایک ماہر کفش ایک سیاستدان کا کام شروع کر دے گا تو ظاہر ہے کہ وہ کفش سازی میں اپنی مہارت کی قربانی پر ہی ایسا کر سکے گا۔ ہر کام اپنی اپنی جگہ خاص مہارت چاہتا ہے اور یہ مہارت پیدا کرنے کے لئے وقت چاہتا ہے۔ اسی لئے اردو میں کہتے ہیں کہ

جس کا کام اسی کو ساجھے

اور فارسی میں کہتے ہیں ع

ہر کسے را بہرِ کارے ساختند

پھر یہ بھی کہا جاتا ہے ع

خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد

کوئی انسان کسی فن کا پیدائشی ملکہ رکھتا ہے کوئی کسی فن کا۔ جہاں اسلام ہر فن کار سے خواہ وہ کسی فن میں ماہر ہو اسلامی اصولوں کی پابندی چاہتا ہے وہاں وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ وہ اپنے اپنے فن میں پوری پوری مہارت پیدا کریں تا کہ انسان شاہراہ ترقی پر گامزن ہو۔ اہلِ علم حضرات بھی ایک فن کے مالک ہوتے ہیں۔ وہ علم کے حصول میں مصروف رہتے ہیں تا کہ دینی علم کی گتھیاں سلجھائیں۔ بے شک مذہب کسی کو خواہ وہ علماء حضرات ہی کیوں نہ ہوں سیاست میں حصہ لینے سے نہیں روکتا مگر اس کے بھی دو پہلو ہیں۔ ایک یہ کہ فنِ سیاست میں مہارت پیدا کی جائے۔ بعض لوگ بے شک ہر فن مولا ہوتے ہیں لیکن عام طور پر ایک فن یا زیادہ سے زیادہ دو فنوں میں قابلِ قدر مہارت حاصل کر سکتے ہیں۔ بے شک اسلام میں مذہب اور سیاست باہم متصادم نہیں مگر دینی علم کی مہارت اور سیاست کی مہارت یقیناً مختلف ہیں اس لئے ایک عالم و فاضل شخصیت کے لئے عام طور پر سیاست سے الگ رہنا ہی بہتر ہے تا کہ وہ اپنا زیادہ سے زیادہ وقت دینی علم کے حصول میں صرف کرے۔

یہی وجہ ہے کہ مشہور بادشاہ تیمور لشکر میں علماء حضرات کو خواتین سے بھی پیچھے رکھتا تھا۔ اسی طرح ایک ڈاکٹر یا طبیب کو چاہیئے کہ وہ اپنا تمام وقت اپنے فن میں صرف کرے۔ اگر وہ سیاست میں ٹانگ اڑانا شروع کر دے گا تو وہ علم طب کے حصول میں ضرور کوتاہی کرے گا۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ سیاست میں مہارت پیدا کر کے سیاست میں حصہ لینا ایک الگ بات ہے لیکن ایک ملک کا باشندہ ہونے کی وجہ سے ہر فرد قوم جس طرح سیاست میں کچھ نہ کچھ حصہ ضرور لیتا ہے مثلاً اور نہیں تو وہ انتخابات میں اپنا ووٹ ہی ڈالتا ہے تو یہ بھی سیاست میں ایک طرح سے حصہ لینا ہی ہوتا ہے۔ ایک موچی۔ ایک لوہار۔ ایک ترکھان۔ ایک طبیب اور ایک عالم دین اس پہلو سے سیاست میں ضرور حصہ لے سکتے ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں اس سے ان کی مہارت فن پر کوئی اثر نہیں پڑتا لیکن اگر ایک انجنیئر اپنا پیشہ چھوڑ کر ہمہ وقت سیاست میں غرق ہو جاتا ہے اور دن رات سیاسی ہیر پھیر میں پڑا رہتا ہے تو وہ اپنا مخصوص کام کس طرح دیانتداری سے کر سکتا

(باقی صـ۴ پر)

بچوں کے لئے

پاکستان — تو ہے ہمارا امان

تو نے ہم کو گود لیا ہے • تیرا ہم نے دودھ پیا ہے
تو نے سکھ آرام دیا ہے • تو ہے ہماری جان
تو ہے ہمارا امان — پیارے پاکستان

تیری روٹی کھائی ہم نے • روح کی راحت پائی ہم نے
تجھ سے لَو لگائی ہم نے • تجھ پر ہم قربان
تو ہے ہمارا امان — پیارے پاکستان

تیری ہوا میں سانس لیا ہے • تیرا پانی ہم نے پیا ہے
تیری زمیں نے اناج دیا ہے • گیہوں۔ مکّی۔ دھان
تو ہے ہمارا امان — پیارے پاکستان

تیرے دریاؤں کی موج • تیرے پہاڑوں کا یہ اوج
تیرے پرندوں کی یہ فوج • تیرے چٹیل میدان
تو ہے ہمارا امان — پیارے پاکستان

جنگل ہرے بھرے ہیں تیرے • باغ گلوں سے بھرے ہیں تیرے
کھوٹ نہیں سب کھرے ہیں تیرے • [illegible]۔ بوڑھے۔ جوان
تو ہے ہمارا امان — پیارے پاکستان

تنویر

ایک امریکن احمدی خاتون کا ایمان افروز مکتوب

مکرم جناب عبدالحمید صاحب مبلغ ڈیٹن امریکہ

ایک امریکن سفید فام خاندان کی نومسلمہ خاتون کے ایک خط کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ یہ خاتون ولرڈ (WILLARD) (جو کنکٹی کٹ سٹیٹ میں واقع ہے اور ڈیٹن سے دو سو میل دور ہے) کی باشندہ ہے۔ آج سے تقریباً پندرہ برس قبل احمدیہ لٹریچر پڑھ کر مسلمان ہوئی تھی۔ جب اسے پہلے پہل پتہ چلا کہ ڈیٹن میں احمدیہ جماعت قائم ہے تو عیسائی چرچوں میں اس جماعت کا پتہ کرنے گئی مگر پادریوں نے اور دوسرے عیسائیوں نے اسے احمدیہ جماعت کا پتہ بتانے سے انکار کر دیا۔ آخر ایک عیسائی عورت نے اسے اس شرط پر پتہ بتایا کہ وہ اس کا نام کسی پر ظاہر نہ کرے گی۔ اس سے ظاہر ہے کہ احمدیہ جماعت کی تبلیغی مساعی ضائع نہیں جاتی ہے۔ اور اپنے وقت پر ضرور پھل لا کر رہتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی سچ فرمایا ہے ؎

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج ‍ ‍ ‍ ‍ ‍ جس کی فطرت نیک ہو آئے گا وہ انجام کار

جیسا کہ ہمشیرہ ہاجرہ شکورہ کے خط سے ظاہر ہے۔ یہ نہایت ہی نیک خاتون ہے۔ اس نے ہماری مسجد کے لئے ۱۰۰ ڈالر دینے کا وعدہ کیا ہے۔ جس میں سے ۳۰ ڈالر اب تک ادا بھی کر چکی ہے۔ ہر دوسرے تیسرے روز کبھی ایک کبھی دو ڈالر بھیج دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے جزائے خیر دے آمین ثم آمین۔

۱۸ جولائی ۱۹۶۴ء

ڈیر برادر حمید

السلام علیکم

آپ کے خط کا جواب دینے میں تاخیر ہو گئی۔ لہذا معافی کی خواستگار ہوں۔

میں نے ہمشیرہ لطیفہ کریم کو اپنی معروفیت کی وجوہات بیان کر دی تھیں۔ امید ہے اس نے ان وجوہات کا آپ سے ذکر کیا ہوگا۔

آپ دریافت فرماتے ہیں کہ میرے والدین مجھے مذہبی اختلاف کی وجہ سے تنگ تو نہیں کرتے۔ جواباً عرض ہے کہ پہلے تنگ کیا کرتے تھے۔ مگر اب نہیں۔ چار پانچ سال کا عرصہ ہوا میرا بھائی مجھے ملنے کے لئے آیا تھا۔ ایک مرتبہ اس نے میری سخت توہین کی۔ خدا کا کرنا یہ ہوا کہ امریکہ کی فوج نے اسے کوریا میں جوزن کے مقام پر بھیج دیا۔ وہاں ابھی تھوڑا ہی عرصہ رہا ہوگا کہ وہ بیمار ہو گیا۔ اور اسے فوری طور پر ہوائی جہاز کے ذریعہ واشنگٹن واپس بھیج دیا گیا۔ یہاں پہونچتے ہی اسے والٹر ریڈ ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق وہ بری طرح فاتر العقل ہو گیا تھا۔ اس کی اس اچانک بیماری کی وجہ معلوم نہ ہو سکی۔ اس کے ساتھیوں نے بتلایا کہ وہ ایک روز صبح دیوانوں کی طرح حرکت کرنے لگا۔ وہاں کے ڈاکٹر بھی کچھ وجہ معلوم نہ کر سکے۔ لہذا اسے ہوائی جہاز پر سوار کر کے واپس بھیج دیا گیا۔

اس کی بیوی اور بڑی بہن اسے دیکھنے کے لئے گئیں۔ لیکن اسے یہ بھی یاد نہ رہا کہ وہ شادی شدہ ہے۔ کئی ہفتوں تک وہ اس ہسپتال میں زیر علاج رہا۔ پھر معجزانہ طور پر وہ شفایاب ہو گیا۔ اس کی ہوشمندی اسی طرح اچانک عود کر آئی۔ جس طرح کہ اچانک مفقود ہو گئی تھی۔

اس واقعہ کے بعد میرے والدین محتاط ہو گئے۔ اور میرے مذہب کے بارے میں احتیاط سے بات کرنے لگے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ان کو احساس ہو چکا ہے۔ کہ یہ مصیبت ان پر کیوں برپا ہوئی اگرچہ وہ بظاہر تسلیم نہیں کرتے۔ مجھے یقین ہے کہ میرے بھائی کو بھی یہ احساس ہو چکا ہے۔ کیونکہ اب وہ میرے مذہب کے بارہ میں کچھ نہیں کہتا۔ اسے معلوم ہو چکا ہے کہ اس کی ہوشمندی کچھ عرصہ کے لئے ختم ہو گئی تھی۔ میں نے اس کے لئے کوئی بددعا نہیں کی تھی۔ یہ خدائی نشان تنبیہ کے طور پر خود بخود ظاہر ہوا۔ کیونکہ جب وہ جوزن جانے لگا۔ تو مجھ سے ناراض تھا۔

اس واقعہ سے میرا خیال ایک اسرائیلی بادشاہ کی طرف منتقل ہو گیا۔ جو اپنی رعایا کو برا بھلا کہا کرتا تھا۔ وہ فاتر العقل ہو گیا تھا۔ سات سال تک بیمار رہا۔ میرے خیال میں تاریخ میں یہ بھی مذکور ہے کہ اس کی قوت فہم اچانک اسی طرح عود کر آئی تھی۔ جس طرح کہ اچانک مفقود ہو گئی تھی۔ اسے اس کا احساس ہوا تو اس کے ازالہ کی کوشش کرنے لگا۔ اس طرح سے میرے بھائی کو بھی یقیناً معلوم ہو گیا ہے۔ کہ اسے یہ تکلیف کیوں پہونچی ہے۔ جب مجھے اس کی بیماری کی خبر پہلے پہل پہونچی، تو معاً میرا خیال اس واقعہ کی طرف گیا۔

اسلام خدا کا دین ہے

میں اپنے والدین سے کہتی ہوں کہ اگر خدانخواستہ میں مسلمان نہ بھی ہوتی۔ تو اس دین کے خلاف کوئی بات نہ کرتی۔ میں نے خدائی عذاب کو اتنا جلدی نازل ہوتے تو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ چنانچہ اب جب بھی میرے والدین کوئی بات کرتے ہیں۔ تو میں سمجھتی ہوں کہ میرا فرض ہے۔ کہ میں انہیں یاد دلاؤں کہ وہ غیر موّدبانہ حرکت کر کے کوئی اور مصیبت مول نہ لے لیں۔

میں آپ کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں کہ آپ میرے لئے یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ مجھے زیادہ قربانیوں کی توفیق بخشے۔ کافی عرصہ سے میں دین کی معمولی سی خدمت بجا لاتی رہی ہوں۔ اس پر بھی میں شکر گزار ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اس دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے اگر خدا کو منظور ہوا تو کچھ اور خدمت بھی بجا لاؤں گی۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ جو چیزیں آہستہ آہستہ حرکت کرتی ہیں۔ وہ زیادہ یقینی ہوتی ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ ہمشیرہ لطیفہ کریم اکثر میری تعریف کرتی رہتی ہیں۔ میں اس سے از حد محبت کرتی ہوں۔ اور اس کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہوں۔ وہ میری زندگی کے تاریک ایام میں روشنی کے بلند مینار کا کام دیتی رہی ہے۔ میں اس کے احسانات کا بدلہ ادا نہیں کر سکتی۔ میں آپ کی خدمت میں انشاء اللہ پھر خط تحریر کروں گی۔

والسلام ہاجرہ

ضروری تصحیح

یکم اگست ۱۹۶۴ء کے الفضل میں ص۵ پر مکرم محمد عبدالحق صاحب امرتسری گنج مغل پورہ کا مضمون "سیدنا محمود کو خدا نے اپنے ہاتھ سے خلیفہ بنایا ہے" شائع ہوا ہے۔ اس کے کالم ۱ کی ساتویں سطر میں سہو کتابت سے ایک لفظ حذف ہو جانے سے عبارت کا مفہوم غلط ہو گیا ہے۔ ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔ اصل فقرہ درج ذیل ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

"منکرین خلافت کو جو خلافت ثانیہ پر اعتراض کر رہے ہیں۔ اپنے اعتراضات کی لغویت محسوس نہ ہوتی ہو۔ مگر زیادہ عرصہ نہیں گزرے گا کہ دنیا اسی طرح ان پر نفرین کرے گی۔ جس طرح خلفائے راشدین کے منکرین پر آج تک نفرین کی جاتی ہے۔" (ادارہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کا ۲۳ تیئسواں سالانہ اجتماع

مورخہ ۲۳ تا ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۴ء

جملہ مجالس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ سالانہ اجتماع ۲۳، ۲۴، ۲۵ اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جملہ قائدین و زعماء مجالس اجتماع کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور کوشش کریں کہ ان کی مجالس کی نمائندگی ضرور ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال اس مرکزی اجتماع میں شامل ہوں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

قربانی اور توکل

(مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک لمبے عرصے سے صاحب فراش ہیں مگر حضور کی قوت قدسیہ کا یہ اثر ہے کہ حضور کی اس طویل علالت کے باوجود احباب جماعت کیا چھوٹے اور کیا بڑے کیا جوان اور کیا بوڑھے کیا عورتیں اور کیا مرد اور کیا امیر اور کیا غریب سبھی خدا کے فضل سے اخلاص ایمان اور سلسلہ کی خاطر قربانی میں دن بدن ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں انھیں اپنے خدا کے وعدوں پر یقین ہے اس لئے اخلاص کے یہ پیکر اسلام کی فتح اور غلبہ کے دن کو قریب سے قریب تر لانے کیلئے خدا کے فضل سے ہر قسم کی قربانی پیش کر رہے ہیں اور جماعت کے کام میں خدا کے فضل سے کیا بلحاظ اشاعت اسلام کے لئے جدوجہد کے کیا بلحاظ تنظیمی کوششوں کے اور کیا بلحاظ اخلاص اور قربانی کے ہر میدان میں ترقی نظر آ رہی ہے۔

روحانی جماعتیں قربانی کے بغیر ترقی نہیں کر سکتیں یہی وہ جذبہ ہے جو ان کی حقیر کوششوں میں برکت ڈالتا اور خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں کو جذب کرتا ہے اور اسی کی وجہ سے وہ اس کے فضل سے کامیاب ہوتے ہیں اس میں امیر و غریب سب حصہ دار ہوتے ہیں کوئی کم اور کوئی زیادہ

قربانی کئی قسم کی ہے۔ جان کی قربانی۔ مال کی قربانی۔ عزت کی قربانی۔ اولاد کی قربانی۔ اوقات کی قربانی اور خدا تعالیٰ کی دی ہوئی دیگر نعمتوں کی قربانی ان میں سے ہر قربانی اپنی جگہ قابل قدر ہے اور خدا کے فضل سے وقت آنے پر جماعت کسی قسم کی قربانی کے پیش کرنے میں دریغ نہیں کرتی۔ مگر جماعت کے کثیر حصہ کو ان میں سے مالی قربانی پیش کرنے کے زیادہ مواقع میسر آتے ہیں۔ یہ قربانی بھی فی زمانہ آسان امر نہیں ہے مہنگائی کے اس عالم میں مالی قربانی میں بیوی اور بچوں کا پیٹ کاٹ کے خدا کی راہ میں مال خرچ کرنا ہوتا ہے اس لئے مالی قربانی میں بھی اخلاص اور ایمان اور خدا تعالیٰ پر کامل توکل ضروری ہے جس کی جماعت احمدیہ میں خدا کے فضل سے کمی نہیں بطور ذیل میں دو بظاہر غریب مگر دل کے تونگر بھائیوں کی مالی قربانی کی مثال بطور نمونہ پیش ہے۔

ایک غریب احمدی بھائی ہمارے پڑوس میں ایک کمرے میں رہائش رکھتے ہیں کچھ عرصہ کے لئے ایک جگہ -/۳۵ روپیہ ماہوار کی ملازمت اختیار کر لی مگر پھر چھوڑ دی ایک دن مجھ سے ذکر کر رہے تھے کہ ۳۵/- روپے ملیں گے ان میں سے -/۲۰ روپے چندہ تحریک جدید ادا کر دوں گا۔ چھ روپے وقف جدید کا چندہ تین روپے کمرے کا کرایہ باقی چھ روپے میں سے سوا روپیہ چندہ عام ادا کر کے میرے پاس پونے چار روپے رہ جائیں گے جب تک یہ ختم ہوں گے اس وقت تک کیا خدا تعالیٰ اور روپیہ نہیں دے گا؟ مجھے قربانی کے اس جذبہ کو دیکھ کر ان پر رشک آیا۔ آمد کا بیشتر حصہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے بعد ان کے دل میں افسوس یا مایوسی نہیں بشاشت کے جذبات پیدا ہیں اور خدائے قادر و توانا پر کامل یقین کہ وہ بقیہ رقم ختم ہونے سے قبل اور دے دے گا۔ توکل کی یہ کس قدر شاندار مثال ہے۔

ایک اور دوست کے اخلاص و ایمان اور سلسلہ کی خاطر قربانی کا جذبہ ملاحظہ فرمائیے۔ وہ ۹۵/ روپیہ ماہانہ تنخواہ لیتے ہیں انھیں اپنے علاوہ بیوی بچوں کا پیٹ بھی پالنا ہوتا ہے مگر میں نے ان کی زبان سے کبھی مال کی تنگی کی شکایت نہیں سنی جب بھی ملتے ہیں اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ کی تمام تحریکات میں حصہ لینے کی ہمیشہ توفیق دی ہے۔ میرے پوچھنے پر ایک دن انھوں نے مجھے بتایا کہ اس سال ۸۱ روپیہ چندہ تحریک جدید اور سات روپے چھ آنے چندہ وقف جدید کا وعدہ ہے گزشتہ سالوں کے بقایا کی ان کے ذمہ کوئی رقم نہیں خاکسار کے نزدیک ان کا یہی اخلاص اور ایمان ہے جس کی بدولت وہ مسجد میں ہمیشہ صف اول میں نظر آتے ہیں۔

یہ سب حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں کا اثر ہے خدا کے فضل سے جماعت قربانی میں بڑھتی چلی جا رہی ہے اور جب تک سلسلہ احمدیہ میں اس قسم کی قربانی پیش کرنے والے موجود رہیں گے اس وقت تک سلسلہ انشاء اللہ بدستور ترقی کرتا چلا جائے گا اللہ تعالیٰ ان مخلص بھائیوں کے اخلاص میں اور زیادہ برکت دے اور انھیں ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور انھیں دین کی راہ میں اور زیادہ قربانی کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

قربانی اور توکل کا آپس میں گہرا تعلق ہے توکل کے بغیر کوئی انسان صحیح معنی میں قربانی کر ہی نہیں سکتا جب ایک انسان یہ یقین رکھتا ہے کہ جو کچھ اسے ملا ہے سب خدا سے ملا ہے اور خدا تعالیٰ کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں تو وہ اس کی دی ہوئی نعمت کو بے دریغ دین کے رستہ میں خرچ کرتا ہے اسے یقین ہوتا ہے کہ جو خدا اسے ایک دفعہ دے سکتا ہے وہ خدا اسے بار بار اور پہلے سے کہیں بڑھ کر بھی دے سکتا ہے اس لئے وہ اپنا سب کچھ خدا کے راستہ میں خرچ کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے اسے یہ خدشہ نہیں ہوتا کہ وہ اس کی راہ میں خرچ کرنے سے مفلس ہو جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں ایک روز توکل کی بات چل پڑی جس پر حضور نے فرمایا:-

"میں اپنے قلب کی عجیب کیفیت پاتا ہوں جیسے سخت حبس ہوتا ہے اور گرمی کمال شدت کو پہنچ جاتی ہے تو لوگ وثوق سے امید کرتے ہیں کہ اب بارش ہوگی ایسا ہی جب میں اپنی صندوقچی کو خالی دیکھتا ہوں تو مجھے خدا کے فضل سے یقین واثق ہوتا ہے کہ اب یہ بھرے گی اور ایسا ہی ہوتا ہے"

اور پھر خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا:

"جب میرا کیسہ خالی ہوتا ہے تو جو ذوق و سرور اللہ تعالیٰ پر توکل کا اس وقت مجھے حاصل ہوتا ہے میں اس کی کیفیت بیان نہیں کر سکتا اور وہ حالت بہت ہی زیادہ راحت بخش اور طمانیت انگیز ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ کیسہ بھرا ہوا ہو۔" (ملفوظات جلد اول ۵ صفحہ ۲۲۶ تا ۲۲۷)

مرزا غلام احمد قادیانی

(از مکرم سید داؤد احمد صاحب)

خاکسار کی طرف سے کچھ عرصہ ہوا ایک کتاب کی تالیف کے بارے میں اعلان کیا گیا تھا۔ اس ضمن میں بہت سے دوستوں نے تجاویز بھیجی ہیں جن سے فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ بعض دوستوں نے ایسی تجاویز بھی بھیجی ہیں جن کو اختیار نہیں کیا جا سکا۔ کیونکہ اس کتاب کی تالیف میں یہ پابندی کی گئی ہے کہ اپنی طرف سے ایک لفظ بھی نہ لکھا جائے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات ہی دئے جائیں اور ان تجاویز پر عمل کرنے سے یہ پابندی ٹوٹ جاتی تھی اور تالیف کا اصل مقصد فوت ہو جاتا تھا۔

نظارت اصلاح و ارشاد کی اجازت حاصل کرنے کے بعد اس کی کتابت اور طباعت شروع کرا دی گئی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ دو تین ماہ کے اندر کتاب تیار ہو کر شائع ہو جائے گی۔ ابتداء میں یہ خیال تھا کہ اس تالیف کا حجم پانچ صد صفحات سے زیادہ نہ ہو لیکن باوجود کوشش کے اس کا حجم بڑھ کر ہزار صفحات سے بھی زائد ہو گیا ہے۔ کتاب محدود تعداد میں شائع کی جا رہی ہے اس لئے جو احباب اپنے لئے کتاب کے نسخے ریزرو کرانا چاہتے ہوں وہ اس کی قیمت مبلغ پندرہ روپے (علاوہ محصول ڈاک) خاکسار کے نام ارسال کر کے ریزرو کروا سکتے ہیں۔

یہ کتاب ان مبلغین کے لئے جن کو حضور کی تحریر کے Reference کی ضرورت ہوتی ہے اور ساری کتب کا سفر میں ساتھ رکھنا مشکل ہوتا ہے بہت مفید ہوگی۔ اسی طرح ان غیر احمدی احباب کی خدمت میں پیش کی جا سکتی ہے جن کو احمدیت سے دلچسپی تو ہو لیکن بہت سی کتب کا مطالعہ ان پر گراں ہو، ان کے دل میں حضور کی اصل کتب کے مطالعہ کا چسکا پیدا کرنے کے لئے نہایت مفید ہو گی۔

ایسے دوست جن کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب نہیں ہیں ان کے لئے یہ کتاب مفید نہیں ہو گی۔ یہ خیال نہ کیا جائے کہ گویا حضور کی کتب کا خلاصہ کر لینا کافی ہو گا ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ حضور کی اصل کتب اپنے پاس رکھے اور خود بھی انہیں زیر مطالعہ رکھے اور اپنے اہل و عیال کو بھی پڑھائے۔ والسلام

خاکسار سید داؤد احمد

جامعہ احمدیہ - ربوہ

سالانہ اجتماع انصار اللہ

سالانہ اجتماع کے مبارک ایام پھر قریب آ رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں تاریخوں کا اعلان آپ سب کی نظر سے گزر چکا ہو گا۔ ان ایام میں گزشتہ مساعی کا جائزہ لیا جائے گا اور اس کی روشنی میں آئندہ سال اور زیادہ جذبہ اور جوش کے ساتھ خدمت کرنے کا عزم کیا جائے گا۔ لہٰذا امید ہے آپ نے دوسرے پروگراموں کے ساتھ "قیادت ایثار" کے سالانہ پروگرام کا بھی جائزہ لینا شروع کر دیا ہو گا تا کہ اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو ان مبارک ایام کی آمد سے پہلے پہلے اس کمی کو پورا فرما لیں۔

(قائد ایثار)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

ہے۔ ایک انجنیئر کا تو یہ کام ہے کہ وہ ملک کو اپنے کمال فن سے فائدہ پہنچائے مگر وہ رہتا تو انجنیئر ہی ہے مگر رات دن سیاسی کاموں میں مصروف رہتا ہے تو یہ پہلے درجہ کی منافقت ہی نہیں بلکہ اپنے فن سے بد دیانتی ہے۔

اہل علم حضرات ایک طرف تو یہ چاہتے ہیں کہ دینی علم کے ہم ماہر ہیں اس لئے ہم ہی دینی علم میں رائے دینے کے اہل ہیں لیکن اگر وہ سیاسی کھیل میں پڑے رہیں تو دینی علم میں وہ وہ مہارت کس طرح پیدا کر سکتے ہیں جو ملک و قوم کے لئے مفید ثابت ہو۔ بے شک وہ سیاسی معاملات میں دینی مسائل کی صحیح توجیہہ کریں مگر ان کا ہمہ تن سیاست میں مصروف ہو جانا تو کسی طرح مستحسن نہیں سمجھا جا سکتا۔ (باقی)

ولادت

خاکسار کے لڑکے عزیزم محمد اعظم بی۔ ایس سی کو ۹ر جولائی ۱۹۶۲ء کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محمد طاہر نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود بچے کو لمبی عمر عطا فرمائے خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(محمد رمضان کارکن وکالت تبشیر ربوہ)

اذکروا موتاکم بالخیر

(مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مورخہ ۲۱ و ۲۲ جولائی ۱۹۶۴ء کی درمیانی شب محترمہ سیدہ خضر سلطانہ صاحبہ اہلیہ محمد یونس صاحب دہلوی نے کراچی میں وفات پائی۔ ان کا جنازہ مکرم محبوب احمد خاں صاحب ابن ماسٹر محمد حسن آسان دہلوی مرحوم رضؓ اسے ایرکنڈیشنڈ کر کے بذریعہ چناب ایکسپریس مورخہ ۲۳ جولائی کو ربوہ لائے۔ مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری نے بعد نماز مغرب ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ محترم میر محمود احمد صاحب نے قبر پر دعا کرائی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

خاکسار کو ان سے تعارف ابتداء ۱۹۵۲ء میں ہوا۔ جبکہ خاکسار پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تھا۔ انہوں نے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا کہ وہ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی ہیں۔ میرے بہن بھائی اور والدین احمدیت کے سخت مخالف ہیں۔ میں بعض امور کے لئے پریشان ہوں۔ ربوہ میں اپنا ذاتی مکان بھی تعمیر کرانا چاہتی ہوں آپ میری دستگیری فرمائیں۔

قیام دہلی کے دوران حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کوٹھی نواب لوہارو محلہ بلی ماراں میں بر مکان محترم بابو اعجاز حسین صاحب مرحوم رضؓ امیر جماعت دہلی اکثر تشریف لے جایا کرتی تھیں۔ اور خضر سلطانہ صاحبہ مرحومہ وہیں رہائش رکھتی تھیں کیونکہ ان کے خاوند محترم بابو اعجاز حسین صاحب کے بہت قریبی عزیز تھے۔ اس بے تکلفی کی وجہ سے انہوں نے حضرت اماں جان رضؓ سے یہ درخواست کی۔ حضرت اماں جان نے کمال مہربانی اور شفقت کو ان کی درخواست کو قبول فرمایا۔ اور ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے پاس لے گئیں۔ اور فرمایا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے جماعت کا ذمہ دار بنایا ہے یہ ایک بیوہ عورت ہے آپ اس کا ہاتھ تھامیں اور اس کی ضروریات کا خیال رکھ کر انتظام کریں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے خاکسار کو یاد فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ انکی ضروریات کا خیال رکھو اور اگر کوئی مشکل پیش آئے تو مجھ کو اطلاع دو۔

چنانچہ ۵۲ء سے ان کی ضروریات وغیرہ کا خیال رکھنے کا خاکسار کو موقعہ ملا۔ ان کے پاس جس قدر روپیہ موجود تھا اس سے مکان تیار کرنے کا فیصلہ ہوا۔ انہوں نے ربوہ میں ایک کنال اراضی کی خرید کے لئے روپیہ جمع کرایا ہوا تھا۔ لیکن ترتیب خرید کے لحاظ سے ان کی باری ایک ایسے محلہ میں آتی تھی جس میں آبادی کی رفتار بہت دھیمی تھی۔ نیز مکان مکمل ہونے پر اس پر ایک بیوہ عورت کے لئے رہائش کی دقتیں تھیں۔ اس لئے حضور نے محلہ دارالرحمت وسطی میں انکو ایک کنال زمین مکرم ماسٹر محمد حسن صاحب آسان کے قطعہ کے ساتھ دینے کا فیصلہ فرمایا کہ احمدیت میں جدی رشتہ سے احمدیت کا روحانی رشتہ زیادہ قابل قدر ہے۔ اور ماسٹر آسان صاحب بھی دہلی کے رہنے والے ہیں۔ باہمی تمدن کے یکساں ہونے کی وجہ سے ان کے پڑوس میں ان کو آسانی ہوگی۔ چنانچہ انہوں نے اس قطعہ میں مکان کی تعمیر شروع کروائی۔ ابھی مکان نامکمل تھا کہ روپیہ ختم ہو گیا۔ جس پر تعمیر شدہ حصہ مکان کو رہن رکھ کر حضور نے صدر انجمن احمدیہ سے ایک ہزار سے کچھ زیادہ رقم بطور قرض دلوائی اور مکان مکمل ہوا۔

اسی مکان کا ایک حصہ تو انہوں نے ربوہ آنے پر رہائش رکھنے کے لئے اپنے لئے مخصوص رکھا۔ اور باقی حصہ مکان کو کرایہ پر دیدیا۔ اس طرح سے کئی سال کے کرایہ کی آمد سے ضروری مرمت مکان کی بھی کرائی جاتی رہی اور قرضہ میں بھی رقوم واپس کی جاتی رہیں۔ حتیٰ کہ سارا قرض واپس ہو کر مکان رہن کے بارے آزاد ہو گیا۔ اس پر انہوں نے ارادہ کیا کہ اپنے اس قطعہ کے ایک حصہ میں وہ ایک مسجد تعمیر کرائیں تاکہ جب تک وہ زندہ رہیں گھر بیٹھے ہی نماز باجماعت میں شامل ہو جایا کریں۔ اور وفات کے بعد یہ مکان بھی سلسلہ کے کام آئے خواہ اس میں لائبریری بنے خواہ خادم مسجد رہائش اختیار کرے۔ چنانچہ اس کیلئے انہوں نے کچھ عرصہ ہوا زیور دیگر مسجد کا نقشہ بھی تیار کرایا اور مسجد کی تعمیر کے لئے اجازت کے لئے ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں درخواست بھی دی۔

افسوس کہ عمر نے وفا نہ کی۔ ان کو دمہ کا عارضہ تو پہلے ہی تھا مسجد کی تعمیر کا فکر بھی بہت رہتا تھا۔ اور پریشان رہتی تھیں کہ ربوہ میں گرمی زیادہ ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے کراچی میں جہاں موسم اچھا ہوتا ہے رہائش رکھنے پر مجبور ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کی وفات کراچی میں ہو جاوے اور جنازہ ربوہ نہ پہنچ سکے۔ اس لئے مجھ سے بھی کئی مرتبہ ذکر کیا اور دیگر مستورات سے بھی متعدد مرتبہ ذکر کیا۔ نیز کراچی کے احباب کو بھی تاکید کرتی رہتی تھیں کہ انکا جنازہ بہرحال ربوہ پہنچایا جاوے آمد تو ان کی تھی کوئی نہیں۔ مکان کے حصہ جائیداد کی ادائیگی کا فکر رہتا تھا۔ اس لئے -/۲۵۰ روپے اس حساب میں ادا بھی کر دیئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انکی اس خواہش کو نوازا اور بالکل غیب سے ایسے سامان پیدا کئے کہ کراچی سے وفات کے فوراً بعد ہی باوجود انکے غیر احمدی عزیزوں کی ابتداً شدید مخالفت کے بادل ناخواستہ رضامندی کے ساتھ جنازہ ربوہ پہنچ کر بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔

مرحومہ بہت منکسر المزاج۔ ہر ایک سے محبت کا سلوک کرنے والی۔ اور بہت ہی نیک خاتون تھیں اپنے سب کاموں کو سرانجام دیتے ہوئے پردہ کا خاص خیال رکھتی تھیں۔

ان کی وفات کی اطلاع ملتے ہی مکرم مختار احمد صاحب ابن محترم بابو نذیر احمد صاحب مرحوم سابق ۴۴ - امیر جماعت احمدیہ دہلی مع اپنے دو بھائیوں کے راولپنڈی سے ربوہ پہنچ گئے۔ اور یہ تینوں بھائی نماز جنازہ اور تدفین میں شریک ہوئے۔ مرحومہ ان کی رشتہ میں چچی تھیں۔

مسجد دارالسلام نصرت کی تعمیر کے لئے ہر ممکن کوشش جاری ہے۔ تاکہ مرحومہ کی یہ شدید خواہش پوری ہو سکے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واقعہ میں

مجاہدین تحریک جدید کے لئے قیمتی سباق

(مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔اے وکیل المال — ربوہ)

تحریک جدید کے مالی جہاد سے بعض اوقات ایسے احباب کو بھی محروم دیکھا گیا ہے جن کے اخلاص میں بھی کوئی کلام نہیں ہوتا اور مالی اعتبار سے وہ بھی خوشحال ہوتے ہیں لہٰذا ذیل میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ جو جنگ تبوک سے محروم رہ گئے تھے کا واقعہ خلاصۃً ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔ آپ نے بیان فرمایا کہ

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرمی کے موسم میں غزوہ تبوک کی تیاری فرما دی آپ چلے گئے اور میں سستی کر کے پیچھے ہی رہ گیا۔ جب آپ واپس تشریف لائے اور جواب طلبی ہوئی تو میں اگرچہ بہت سی باتیں بنا سکتا تھا لیکن میں نے جھوٹ نہ بولنا چاہا اور صاف کہدیا کہ مجھے تو کوئی عذر نہ تھا۔ یونہی رہ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان پیچھے رہنے والوں کے ساتھ کوئی کلام نہ کرے چنانچہ جماعت صحابہ نے ہم سے مقاطعہ کر دیا اور پچاس راتیں گذر گئیں میں نمازوں میں جاتا بازار میں پھرتا۔ مگر کوئی مجھ سے بات تک نہ کرتا۔ ایک دن میں ابو قتادہ چچازاد بھائی کے باغ میں دیوار پھاند کر گیا اور اس سے معلوم کیا کیونکہ اس سے میرا بڑا محبتانہ تھا اس نے سلام کا جواب نہ دیا میں نے کہا ابو قتادہ تو خوب جانتا ہے میں اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا ہوں وہ خاموش رہا میں نے کہا میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ کیا بات یہی نہیں؟ پھر بھی وہ چپ رہا اور اصرار پر صرف اللہ ورسولہ اعلم کہا تو میرے آنسو نکل آئے۔ میں واپس چلا تھا ایک آدمی شام کے لوگوں میں سے آیا اور اس نے غسان کے حاکم کا خط مجھے دیا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تمہارے صاحب نے تم پر ظلم کیا ہے تو ہمارے پاس چلا آ۔ ہم تیری پرورش کریں گے میں نے خط کو پڑھ کر آگ میں ڈالدیا۔ ادھر چالیسویں روز ایک آدمی حکم لایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اپنی عورت سے بھی علیحدہ ہو جاؤ میں نے پوچھا طلاق کا حکم دیا ہے؟ اس نے کہا نہیں بلکہ صرف مجامعت سے منع فرمایا ہے چنانچہ میں نے اپنی بیوی سے کہدیا کہ تو اپنے ماں باپ کے گھر چلی جا۔ آخر پچاسویں رات صبح کو میں اپنے گھر کی چھت پر اس حال میں بیٹھا تھا کہ مارے غم کے میرا دم گھٹا جا رہا تھا اور زمین باوجود کشائش کے تنگ ہو رہی تھی کہ ناگہاں پہاڑ سے ایک آدمی کی ندا پہنچی اے کعب بن مالک بشارت ہو تیری توبہ قبول ہو گئی۔ میں سجدے میں گر پڑا۔"

مجاہدین تحریک جدید کو چاہیئے کہ اس واقعہ کو بار بار پڑھیں اور نیکی کو کبھی بھی ملتوی نہ ہونے دیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک موقع پر حسب ذیل ارشاد میں تنبیہہ فرمائی تھی۔

"خوب یاد رکھو یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں یہ مت خیال کرو آج نہیں تو کل ثواب کا موقعہ مل سکے گا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا۔ جب توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور یہ مسیح موعود کے زمانہ کے متعلق ہی ہے۔ پس ڈرو اس دن سے جب تم کہو کہ ہم مال و جان دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا۔"

اللہ تعالیٰ اجملہ افراد جماعت کو اشاعت اسلام کی کماحقہٗ توفیق بخشے۔ آمین

شکریۂ احباب اور درخواستِ دعا

میرے پیارے اور فرمانبردار بیٹے محمد شریف کی شہادت پر ہزاروں احباب نے غریب خانہ پر تشریف لا کر تعزیت و ہمدردی کا اظہار کیا اور خطوط کے ذریعہ بھی تعزیت فرمائی جو میرے لئے باعث تسکین ثابت ہوئیں۔ میں ایسے تمام احباب اور خصوصاً مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور کے اراکین کا جو کہ میرے بچے کی نعش کے پاس ہسپتال میں گئے اور تجہیز و تکفین میں امداد فرمائی بہت بہت شکرگذار ہوں۔ خاکسار احباب جماعت و درویشان قادیان و صحابہ کرام سے درخواست کرتا ہے کہ عزیز شہید کی بلندیٔ درجات۔ اس کی بچیوں کی صحیح تربیت اور اس کی والدہ اور بہن بھائیوں کے لئے خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل دے۔ نیز مقدمہ کی کامیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(مہر اللہ دتہ۔ سنت پورہ۔ گلی نمبر ۱۔ لائلپور)

درخواستِ دعا

برادرم مکرم ڈاکٹر مومن حسن صاحب ملک ریلوے کیرن ہاسپیٹل لاہور کی والدہ محترمہ بعارضہ قلب شدید بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

دعا گو: ملک صفی اللہ خاں لیبارٹری اسسٹنٹ ریلوے کیرن ہسپتال لاہور

مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ کے زیرِ اہتمام

عرسِ شاہ رحمان پاکؒ کے موقع پر جماعتِ احمدیہؐ کی تبلیغی نمائش

مجلس خدام الاحمدیہ شہر گوجرانوالہ کے زیر انتظام چھٹی سہ روزہ تبلیغی نمائش امسال ۲۳-۲۴-۲۵ مئی موضع بھڑی شاہ رحمٰن میں لگائی گئی۔ یہ نمائش ہر سال عرس شاہ عبدالرحمٰن پاکؒ کے موقع پر لگائی جاتی ہے۔ تاکہ مسلمان بھائیوں کو جماعت احمدیہ کے بیرون ممالک میں تبلیغی کارناموں سے روشناس کرایا جائے۔ اور بذریعہ تصاویر۔ قطعات۔ اقتباسات اور لٹریچر مسلمانوں میں ذہنی شعور اور اسلام کی خدمت کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ خدام ہر سال باقاعدگی سے اس نمائش کو لگا رہے ہیں۔ امسال سولہ خدام نے اپنے اوقات کو وقف کیا جن میں سے آٹھ خادم مسلسل تین روز نمائش گاہ میں دن رات حاضر رہے اور بقیہ ایک ایک دو دو روز تک کام کرتے رہے۔ مربی صاحب ضلع جناب مولوی محمد اشرف صاحب ممتاز۔ معلمین وقف جدید جناب مولوی غلام رسول صاحب اور جناب سلطان احمد صاحب مجاہد کے علاوہ دفتر اصلاح و ارشاد ربوہ کی طرف سے جناب مولوی محمد حسین صاحب نے بھی اس نمائش میں شرکت فرمائی۔ نمائش میں لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا جس کے ذریعہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں ڈوبا ہوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام سنایا جاتا رہا۔ نمائش کے دوسرے روز بعد از نماز مغرب ایک جلسہ کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں جناب مولوی محمد حسین صاحب نے مسلمانوں کو اتباع رسول کی تلقین فرمائی اور بتایا کہ حقیقی مسلمان ہم اُسی صورت میں کہلا سکتے ہیں جب کہ ہماری زندگی کا ایک ایک لمحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری میں گذرے اور ہم ہر بات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات سے روشنی حاصل کرنے میں ہی اپنی نجات سمجھیں۔ روحانی اجتماعات کو کھیل تماشے اور سیر و شغل کا ذریعہ نہ بنائیں بلکہ جس پاک اور ولی اللہ کے عرس میں شرکت کی غرض سے دور دراز کا سفر اور خرچ کر کے آئے ہیں ان کی زندگی سے بھی سبق حاصل کریں اور جس طرح انہوں نے اتباع رسول سے یہ مقام پایا ہے خود بھی اس کے لئے کوشش کریں۔

اس تین روزہ نمائش کے دوران قریباً پانچ ہزار افراد نے تحریک جدید کے کارناموں کو تصویروں کی شکل میں اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ تقریباً دو صد افراد نے گفتگو کے ذریعہ عقائد اور معلومات سلسلہ حاصل کیں اور تقریباً چار ہزار کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ ایک دوست نے احمدیت قبول کی۔ مجلس کے قارئین سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں اس راہ میں بہتر سے بہتر کام کرنے کی طاقت اور ہمت عطا فرمائیں اور ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈال کر اپنے دین کی سربلندی کا ذریعہ بنائیں۔ آمین اللھم آمین۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ)

تبصرہ

احمدؑ کی تعلیم

یہ سولہ صفحات کا پمفلٹ ہے جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں حضور کی تعلیم بیان کی گئی ہے۔ متقی بننے کا راز۔ حصول نیکی و نجات کے ذرائع۔ خدا تعالیٰ ایک خزانہ ہے۔ عظمت احکام خداوندی۔ عدل و احسان و ذی القربیٰ۔ باہم مستحکم تعلقات۔ تعلیم المہدی۔ دس شرائط بیعت۔ ان آٹھ عنوانوں سے یہ رسالہ مزین ہے فی رسالہ ایک آنہ اور ایک روپیہ کے بیس رسالے۔
محمد یامین تاجر کتب ربوہ سے منگائیں۔

اعلان برائے توجہ لجنات اماء اللہ

آئندہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر تقریروں میں حصہ لینے کے لئے یہ شرط رکھی گئی ہے کہ ہر پچاس چندہ دہندگان پر ایک ممبر ناصرات اور اسی طرح پچاس چندہ دہندگان پر ایک ممبر لجنہ کو تقریر کرنے کا موقعہ دیا جائے گا۔ یعنی اگر کسی لجنہ کی ممبرات کی چار صد تعداد چندہ دہندگان کی ہو تو ان کی کل آٹھ ممبرات مقابلہ جات میں حصہ لے سکیں گی۔ اور حصہ لینے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے مقامی مقابلوں میں اعلیٰ معیار کی قرار دی گئی ہوں۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

پتہ درکار ہے:- ماسٹر یوسف علی صاحب سابق ایس۔ وی ٹیچر میاں چنوں اور ان کے فرزند چوالدار عثمان علی صاحب کے موجودہ پتے درکار ہیں کسی صاحب کو علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو فوری طور پر پتہ ذیل پر اطلاع دیں۔ (بابو غلام احمد پوسٹل پنشنر بمقام و ڈاکخانہ سرائے سدھو ضلع ملتان)

برادرم گل حسن صاحب رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر

(حضرت مولوی محمد جی صاحب)

برادرم گل حسن صاحب بن میر محمد زمان صاحب سرارۃ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ساکن داتہ ضلع ہزارہ ۱۳ر جولائی ۱۹۶۴ء (۲ر ربیع الاول ۱۳۸۴ھ) بروز دوشنبہ نماز عشاء کے وقت انتقال فرما گئے۔ آپ نے ۱۹۰۴ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی تھی۔ آپ کے نام کی مناسبت سے حضرت اقدس نے ان کے فرزند کا نام احمد حسن ۱۹۰۶ء میں تجویز فرمایا تھا جو اس وقت پشاور یونیورسٹی کے رجسٹرار ہیں جن کے دو لڑکے محمد اسلم و محمد اختر ڈاکٹر ہیں۔ برادرم مرحوم کے دوسرے فرزند ڈاکٹر محمد سعید صاحب قصبہ تنگی کے ہسپتال کے انچارج ہیں۔ برادر مغفور نڈر، فیاض، مہمان نواز، محنتی ہر ایک کے ہمدرد احمدی تھے۔ جو بھی اپنے دکھ اور احتیاج کا اظہار کرتا وہ آپ کو اپنا ہمدرد غمخوار و مددگار پاتا تھا۔ گاؤں کا جو بھی فرد فوت ہوتا اپنا کام چھوڑ کر اس کی قبر تیار کرواتے اور اہل میت کو پریشان نہیں ہونے دیتے تھے۔ آپ فریضہ نماز کے پابند اور تہجد خواں تھے۔ آپ نے گاؤں کے شمالی ایک محلہ آباد کیا۔ جس سے بے گھر لوگوں کو آرام ملا اور اب اس میں مڈل سکول ہے اور لوگ اس محلہ کا نام موڑہ گل حسن رکھتے ہیں۔ گاؤں کے باشندوں نے آپ کے انتقال سے محسوس کیا کہ وہ ایک ہمدرد و مددگار وجود سے محروم ہو گئے ہیں۔ برادر مغفور کو احمدیت سے خاص شغف تھا۔ بیعت کرنے کے بعد حضرت اقدس کے عہد سے لے کر اب تک جلسہ سالانہ پر حاضر ہوتے تھے اور دار الہجرت ربوہ کے سالانہ جلسہ پر بھی استفادہ کے لئے حاضر ہوا کرتے تھے۔ آپ نے پیچھے دو فرزند اور بارہ پوتے چار پوتیاں اور ایک لڑکی اور تین نواسے یادگار چھوڑے ہیں۔ نماز جنازہ کے لئے ایبٹ آباد۔ کاکول۔ مانسہرہ سے احمدی احباب آگئے تھے اور صوبہ کی احمدی جماعتوں کے امیر جناب شمس الدین خان صاحب بھی تشریف لائے۔ مرحوم کی ہمدردیوں اور خوبیوں کے سبب گاؤں کے غیر احمدی بھی جنازہ میں شریک ہوئے اور بڑی جمعیت نے نماز جنازہ ادا کی۔ مرحوم بہت محبت سے پیش آنے والے تھے۔ ہم ان کی جدائی سے حزیں ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مغفور کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر دے۔

(خاکسار۔ محمد جی۔ ربوہ۔ دار الرحمت شرقی۔ الحال پشاور یونیورسٹی)

قرارداد تعزیت

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے اراکین کو محترمہ والدہ صاحبہ ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب کی وفات کا از حد صدمہ اور افسوس ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور مخلص صحابی کی صاحبزادی تھیں بلکہ انہیں خود بھی صحابیات میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ اسی طرح انہوں نے نہ صرف اپنی اولاد کی تربیت و اصلاح کا فریضہ نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا بلکہ لجنہ اماء اللہ لاہور کی سرگرمیوں میں بھی قابل قدر خدمات سر انجام دیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے اراکین اس صدمہ میں مرحومہ کے فرزندان۔ صاحبزادیوں اور قاضی فیملی کے جملہ افراد سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ و ارفع مقام عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماوے۔ اور ان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین یا رب العلمین۔

(قائمقام قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم

تاریخ امتحان ۱۱ $\frac{9}{64}$ بروز جمعہ برائے ربوہ۔ ۱۳ $\frac{9}{64}$ بروز اتوار برائے بیرونجات۔

نصاب معیار اوّل (۱) رسالہ برکات الدعا۔ (۲) نکاح کے متعلق آیاتِ قرآنی حفظ و ترجمہ۔ (۳) صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے پانچ دلائل۔

نصاب معیار دوم (۱) ترجمہ نماز۔ (۲) رسالہ برکات الدعا کا مضمون سنکر (۳) صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے پانچ دلائل زبانی۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا مکرم مولوی محمد فاروق صاحب سکرٹری وقف جدید ایبٹ آباد آج کل بخار سے بیمار ہیں اور بعض مشکلات کی وجہ سے کافی پریشان ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفا دے اور پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین۔ (ناظم مال وقف جدید)

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت تحریک جدید کے متعلق فرمایا ہے:۔

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ تحریک جدید کے امانت فنڈ میں رکھوائیں۔ میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کرا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

۳ ۶/۶۷ ——— ۱ ۶/۶۷

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی مع ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۴۰۱۔ مکرم ڈاکٹر افضل احمد صاحب ۸-۱۸/۲ کراچی .. — ۲۰ روپے
۴۰۲۔ " ملک سردار خان صاحب مالک آرا مشین جیکب آباد .. — ۲۰ "
۴۰۳۔ " سلیم محمود صاحب گوجرانوالہ .. — ۱۰ "
۴۰۴۔ " حمید الدین صاحب ابن مکرم میاں شمس الدین صاحب صراف سیالکوٹ .. — ۵۰ "
۴۰۵۔ دکانداران گول بازار ربوہ بذریعہ مکرم سردار عبد الحق صاحب شاکر واقف زندگی ۵۸ — ۶۴ "
۴۰۶۔ مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال ثانی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۷۵ — ۶۹ "
۴۰۷۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ نور احمد صاحب اوکاڑہ ضلع منٹگمری .. — ۱۰ "
۴۰۸۔ مکرم قاضی عبد الحمید صاحب " " .. — ۱۰ "
۴۰۹۔ " ملک محمد صدیق صاحب بھاٹی گیٹ لاہور .. — ۱۰ "
۴۱۰۔ " محمد صدیق صاحب شاکر " " .. — ۱۰ "
۴۱۱۔ " چوہدری رشید احمد صاحب اسلامیہ پارک لاہور ۳۲ — ۱۷ "
۴۱۲۔ " سید منصور وقار صاحب " .. — ۱۰ "
۴۱۳۔ احباب جماعت احمدیہ اسلامیہ پارک لاہور بذریعہ چوہدری عبد الستار صاحب ۵۰ — ۱۰۵ "
۴۱۴۔ محترمہ بیگم عبد الوحید صاحبہ پراچہ۔ سرگودہا .. — ۲۰ "
۴۱۵۔ احباب جماعت احمدیہ سرگودہا بذریعہ مکرم بابو محمد عالم صاحب .. — ۱۹۶ "
۴۱۶۔ مکرم شیخ نور الحق صاحب دار البرکات ربوہ .. — ۱۵ "
۴۱۷۔ " مولوی محمد احمد صاحب کوئٹہ .. — ۱۵ "
۴۱۸۔ محترمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ " .. — ۶۰ "
۴۱۹۔ مکرم مرزا منور احمد صاحب " .. — ۱۱ "
۴۲۰۔ احباب جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر بذریعہ مکرم میاں محمد احمد صاحب قمر سنوری .. — ۲۱ "

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ڈیرہ اسمٰعیل خان کے احباب الفضل کا تازہ پرچہ
مکرم اللہ داد صاحب ایجنٹ اخبار الفضل ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے حاصل کریں۔

درخواست دعا

مکرم مرزا محمد اسمٰعیل صاحب ابن مکرم مرزا احمد یعقوب صاحب واقف زندگی کارکن وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ جو امسال جون ۱۹۶۷ء میں ملازم ہوئے ہیں نے پہلی وصول شدہ رقم ۳۳/۸۷ روپے سالم کی سالم تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے ادا کر دی ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

ان کا یہ اخلاص متقاضی ہے کہ جملہ قارئین کرام ان کے مستقبل کے روشن اور بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں اور ملازمین حضرات اس نیک مثال سے فائدہ اٹھائیں۔

(خاکسار شبیر احمد وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

دفتر وائس چیئرمین ویسٹ پاکستان ریلوے

نوٹس

مغربی پاکستان کی شہریت رکھنے والی خواتین امیدواروں سے پاکستان ویسٹرن ریلوے میں "لے" ڈویژن نرسوں کی ۱۳ اسامیاں پر کرنے کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں علاوہ ازیں چار امیدواروں کے نام ویٹنگ لسٹ میں بھی رکھے جائیں گے۔ اسامیوں کا ایک فیصد اور ۳۳ فیصد بالترتیب شیڈولڈ کاسٹس اور ریلوے ملازمین کی لڑکیوں پوتیوں نواسیوں اور زیر کفالت بہنوں (ملازمت میں ہوں ریٹائرڈ ہوں یا وفات پا چکے ہوں) کے لئے مخصوص ہیں۔

نوٹ:۔ اگر شیڈولڈ کاسٹس اور ریلوے ملازمین کی لڑکیوں پوتیوں وغیرہ کی مطلوبہ تعداد میسر نہ آئی تو اسامیاں غیر مخصوص سمجھی جائیں گی۔ امیدوار لازمی طور پر مغربی پاکستان یا اس کی ملحقہ ریاستوں سے تعلق رکھتی ہوں یا ہندوستان کی ایسی مہاجرہ ہوں جنہیں درخواست دینے کی تاریخ تک پاکستان میں آباد ہوئے ایک سال یا اس سے زائد عرصہ ہو چکا ہو۔

۲۔ قابلیت:۔

بطور نرس۔ تربیت کا سرٹیفکیٹ یا ڈپلوما (ii) پنجاب رجسٹریشن ایکٹ ۱۹۳۲ء کے تحت بطور "اے" ڈویژن نرس رجسٹریشن سرٹیفکیٹ۔ ترجیح انہیں دی جائے گی جنہوں نے اس کے علاوہ مڈوائفری میٹرنٹی میں بھی تربیت حاصل کی ہو اور ماؤں اور بچوں کے مابین کام کا تجربہ رکھتی ہوں۔

۳۔ عمر:۔ ۳۱ اگست ۱۹۶۷ء کو ۱۸۔ اور ۳۰ سال کے درمیان

۴۔ تنخواہ:۔ ۱۷۵-۱۰-۲۱۵-۱۵-۳۵۰ روپے کے بالمقطع کے سکیل جمع میننگ الاؤنس یونیفارم الاؤنس اور دیگر الاؤنسز جو کہ وقتاً فوقتاً قوانین کے تحت رائج ہیں۔ میں ۱۷۵/ روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔

۵۔ درخواستوں کی ترسیل:۔ درخواستیں ضروری ہے کہ مقررہ فارموں پر ہوں کہ پاکستان ویسٹرن ریلوے کے تمام بڑے سٹیشنوں سے بعوض ایک روپیہ فی فارم دستیاب ہیں ان پر چھپی ہوئی ہدایات کے مطابق پر کر کے قریب ترین ایمپلائمنٹ ایکسچینج کی وساطت سے ارسال کی جائیں سرکاری/ریلوے ملازمین کی صورت میں درخواستیں اپنے محکمہ/آفس کے سربراہ کی وساطت سے قریبی دفتر روزگار کے مینیجر کو ارسال کریں۔ درخواستوں کے ہمراہ ایک سکونتی سرٹیفکیٹ اور دیگر اسناد آنا ضروری ہیں۔

۶۔ درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ:۔ ۳۱ اگست ۱۹۶۷ء

۷۔ خاص رعایت:۔

(i) شیڈولڈ کاسٹس (ii) مغربی پاکستان بشمول ملحقہ ریاستوں سے تعلق رکھنے والی (iii) آزاد کشمیر، گلگت ایجنسی بلتستان کی مستقل باشندہ اور وہ جو جموں و کشمیر ریاستوں سے تعلق رکھتی ہیں اور اب پاکستان کے کسی حصہ میں ہجرت کر چکی ہیں اور (iv) مغربی پاکستان کے ضلع ڈیرہ غازی خان کے پسماندہ علاقہ سے تعلق رکھنے والی امیدواروں سے قیمت درخواست فارم ایک روپیہ کی بجائے ۲۵ پیسے وصول کی جائے گی

۸۔ انٹرویو کے لئے بلائی گئی امیدواروں کو سفر خرچ یا کوئی اور خرچ نہیں دیا جائے گا

۹۔ کامیاب امیدواروں کو میڈیکل ٹیسٹ بھی پاس کرنا ہوگا انہیں پاکستان ویسٹرن ریلوے کے کسی بھی ہسپتال بشمول سردار بہادر خان سینی ٹوریم کوئٹہ میں کام کرنے کو کہا جائے گا۔

۱۰۔ مفصل شرائط قریب ترین ایمپلائمنٹ ایکسچینج سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

دستخط (ایم اے خان)
برائے وائس چیئرمین (پرسانل)

ہمدرد نسواں (ٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس روپے ۱۹

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۳ راگست - وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ بھارت اور پاکستان میں امن اسی وقت یقینی ہو سکتا ہے اور دونوں ملکوں کے تنازعات کے پرامن تصفیہ کی یہی صورت ہے کہ کشمیر کا مسئلہ حل کیا جائے۔ مسٹر بھٹو لاہور کے ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے باتیں کر رہے تھے۔ آپ نے بھارت کے وزیر ریلوے مسٹر ایس کے پاٹل کے اس بیان کا خیر مقدم کیا کہ بھارتی حکومت مسئلہ کشمیر کے بارہ میں پاکستان سے اپنا تنازعہ طے کرنے کی انتہائی خواہش رکھتا ہے۔ وزیر خارجہ نے کہا قدرتی طور پر ہم اس بیان کا خیر مقدم کرتے ہیں مسٹر پاٹل نے جو کچھ کہا ہے پاکستان کئی سال سے کہتا چلا آرہا ہے۔ مسٹر بھٹو نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ میں بھارتی وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ سے ملاقات کرنا پسند کروں گا یہ ملاقات اس لحاظ سے بھی ضروری ہے کہ صدر ایوب اور وزیر اعظم لال بہادر شاستری مسئلہ کشمیر پر غور کرنے کے لئے ملاقات کرنے والے ہیں۔ ہم اس ملاقات کے سلسلہ میں بنیادی امور پر بات چیت کر سکتے ہیں اور اس سربراہی کانفرنس کے لئے راستہ ہموار کر سکتے ہیں۔

کوئٹہ :- ۳ راگست جیکب آباد اور گاھی خیرو کی ہندو پنچایتوں کے ارکان کے ایک وفد نے کمشنر کوئٹہ ڈویژن سے ایک ملاقات کے دوران بتایا کہ پاکستان میں آباد ہندو باشندے صدر ایوب کی قیادت پر مکمل اعتماد رکھتے ہیں۔ اور پاکستان میں اپنے آپ کو ہر طرح سے محفوظ تصور کرتے ہیں انھوں نے دولت مشترکہ کے سربراہوں اور وزرائے اعظم کی کانفرنس میں صدر ایوب کی جانب سے ایشیا اور افریقہ کے چھوٹے ملکوں کی شاندار قیادت اور پاکستان ایران اور ترکی کے درمیان اتحاد کے قیام پر صدر ایوب کو خراج تحسین پیش کیا۔

جکارتا :- ۳ راگست - ریڈیو جکارتا کی اطلاع کے مطابق شمال مشرقی علاقوں میں طوفان آنے سے چار سو باٹھ خاندان بے گھر ہو گئے مقامی ریڈیو کو اس سوسائٹی نے بتایا کہ اب تک کوئی جانی نقصان نہیں طوفان نے جس کی رفتار سو میل فی گھنٹہ تھی مکانات کو تباہ کر دیا۔ متعدد افراد اس طوفان سے زخمی ہو گئے۔

نئی دہلی :- ۳ راگست - آل انڈیا ریڈیو) بھارت میں غذائی قلت کے خلاف عوام کے مظاہروں نے سنگین صورت اختیار کر لی ہے نہ صرف غلہ کے گودام لوٹے جا رہے ہیں بلکہ غذائی اشیاء لے جانے والی گاڑیوں کو بھی روکا جانے لگا ہے۔ کل دہلی اور ٹونڈلہ کے درمیان غلہ لے جانے والی ایک ٹرین کو روک کر لوٹ لیا گیا۔ اسی طرح جے پور کے قریب غلہ لے جانے والی بیل گاڑیوں کو لوٹا گیا الہ آباد میں کل مکمل ہڑتال رہی اور صوبائی وزیر قانون کو جبراً ایک ڈنر میں شامل ہونے سے روک دیا گیا۔ انھیں قریباً تین سو افراد نے گھیر لیا اور لائنز کلب سے جہاں دعوت ہو رہی تھی واپس جانے پر مجبور کر دیا۔ جے پور کمیونسٹ پارٹی کے پانچ ارکان نے مرن برت رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ بہار صوبائی اسمبلی کے ۱۳ ارکان بھی بدھ سے مرن برت رکھیں گے

بھارت کے سرودیہ لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن نے کہا ہے کہ اگر حکومت عوام کا تعاون حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی تو ملک میں لاقانونیت پھیل جائے گی۔ اور موجودہ گرانی اور غذائی بحران ملک کو تباہ کر دے گا۔ مسٹر جے پرکاش بنارس میں شہریوں کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔

لاہور :- ۳ راگست ، صدر ایوب نے عراق کے دورہ کی دعوت قبول کر لی ہے اور وہ مناسب وقت پر عراق جائیں گے۔ یہ بات کل یہاں وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے بتائی۔

یہ دعوت عراق کے صدر مارشل عبدالسلام عارف نے دی تھی۔ مسٹر بھٹو نے بتایا کہ اس دورہ سے دونوں ملکوں کے تعلقات اور مضبوط ہو جائیں گے۔

● پیکنگ ۳ راگست - چینی فوجوں کے چیف آف سٹاف جنرل لوجوئی چانگ نے امریکہ کو متنبہ کیا ہے کہ اگر اس نے جنوبی ویت نام اور ہند چینی کے دوسرے علاقوں میں جنگی سرگرمیاں بڑھائیں تو چین خاموش نہیں بیٹھے گا۔

جنرل لو نے پیپلز لبریشن آرمی کی ۳۷ ویں سالگرہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنوب مشرقی ایشیا کی صورت حال انتہائی نازک ہو گئی ہے اور ایشیا کے امن کو شدید خطرہ لاحق ہے۔

● لاہور ۳ راگست - تازہ ترین اطلاع کے مطابق پنجند کے مقام پر دریائے چناب میں زبردست سیلاب آیا ہوا ہے۔ پانی کا اخراج چالیس ہزار تین سو ہزار کیوسک ہے۔

پنجند مظفر گڑھ روڈ شہر سلطان کے نزدیک ۲ فٹ گہرے پانی میں ڈوبی ہوئی ہے۔ پانی بڑھ رہا ہے جس کے باعث آمد و رفت بند کر دی گئی ہے کراچی جانے والی بھاری گاڑیاں وہاڑی کے راستے جا رہی ہیں موٹر کاریں اور جیپیں وغیرہ بہاول پور سے ملتان کی طرف جا سکتی ہیں۔

● گوجرانوالہ ۳ راگست مغربی پاکستان کے ریلوے وزیر جناب محمد خان جنیجو نے بتایا ہے کہ آئندہ چار سال تک لاہور اور راولپنڈی کے درمیان بجلی سے ریل گاڑیاں چلنی شروع ہو جائیں گی۔

اس کے علاوہ لاہور اور خانیوال کے درمیان بھی بجلی کی ریل گاڑیاں چلائی جائیں گی انہوں نے لاہور سے راولپنڈی جاتے ہوئے گوجرانوالہ میں ایک انٹرویو میں کہا کہ ۱۹۷۰ء تک منگلا بند کا پراجیکٹ پایہ تکمیل کو پہنچ جائیگا جس کے بعد نئی ریل گاڑیاں چلانے میں حکومت کو دقت نہیں ہو گی۔

درخواستِ دُعا

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

مکرم چوہدری نادر علی صاحب انسپکٹر تحریک جدید ربوہ مبلغ ۳۰/- روپے چندہ برائے علاج نادار مریضان ادا کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ ان کا لڑکا عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہے۔ لہٰذا دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ ان کے بچے کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ والسلام مرزا منور احمد

ولادت

میرے بڑے بھائی مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی ایم۔ اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو خدا تعالیٰ نے ۳۱ رجولائی ۱۹۶۴ء بروز جمعۃ المبارک تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ نے ازراہ شفقت بصیر احمد نام تجویز فرمایا ہے۔

احباب جماعت اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے نیز لمبی کامیاب زندگی گذارنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(محمود احمد سعید فاضل واقفِ زندگی۔ ربوہ)

۵ فیصد قرضہ ۱۹۸۴ء میں روپیہ لگائیے

یہ قرضہ تا اطلاع ثانی جاری رہے گا

قیمت اجرار ۴ راگست تا ۸ راگست ۹۹٫۶۰ روپیہ فی سیکڑہ
بعد ازاں قیمتِ اجرار ۱۰ پیسے فی ہفتہ کے حساب سے بڑھتی جائے گی۔

درخواست کے ساتھ رقم، نقد، چیک یا ۳½ فیصد سرکاری قرضہ ۱۹۶۴ء کے تمسکات کی صورت میں داخل کی جا سکتی ہے۔

قومی ترقی کیلئے بذریعہ روپیہ فراہم کیجئے

جاری کردہ:- وزارت مالیات حکومت پاکستان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴